رسالۂ علم الغیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد پس مسئلہ علم الغیب
کا اہم مسائل اعتقادی سے ہے اب سوال ہے کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
یا حضرت سلطان شیخ سید محی الدین عبد القادر جیلانی شیئاً للہ پڑھنا اور اوسکا
سننا صحیح ہے یا نہین اس مسئلہ کو مدلل بدلیل، آیت وحدیث بیان کرو وباللہ
التوفیق **الجواب** یہ مسئلہ مزلت الاقدام علماے کرام مین مشتبہ ہے
سب کو دہوکا ہوا بڑے بڑے رسالے لکھے لیکن مفید مطالب نہوسکے
لفظ غیب سے معنے مراد کو نہ پہنچے اور وظیفہ معمولہ مابین فقرائے صوفیہ
یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کا بوضاحت نہ بیان ہوا غائب کے پکارنے
کو علم غیب لکہتے رہے اور فریق مخالف خاموش ہو رہی کہتا رہا کہ اگر علم غیب
ہوتا ہے تو بالہام ربانی ہوتا ہے ہر وقت نہین ہوتا۔ قائل اور مجیب اصل
مطلب سے بے نصیب رہے اور مطلب آیت کریمہ عالم الغیب
والشہادۃ کا عموم علم باریتعالی کا ساتھ ظاہر اور باطن کے اور آیۃ
کریمہ لایعلم الغیب الا اللہ یعنے غیب، کو سوائے اللہ کے، کوئی نہین
جانتا اس سے خصوص علم غیب کا بذات اللہ ہے پس، جو کچھ عالم
شہادت مین واقع ہوا اسکا علم خاصہ خدا نہین دوسرے اور آدمی
اور جنات وحیوانات بہی شریک ہین، یہ بات کہ دور اور نزدیک
سے یکسان جاننا اور ہر وقت ہر ایک واقعہ عالم شہادت کا شاہد
و عالم ہونا خاصہ خدا ہے یا نہین علم غیب جو خاصہ خدا تعالی کا ہے

وہی ہے جو متعلق بذات اقدس ہے اور جو کچھ مخلوق ہے وہ عالم شہادت
ہے عالم شہادت اسیواسطے نام رکہا کہ وہ خلقت سے مخفی نہین
جو مخلوق فطرت اصلی پر ہے اور اللہ کی تسبیح اور تقدیس کرتی ہے
اوسپر کوئی شئے عالم شہادت کی مخفی اور پوشیدہ نہین ہر ذرہ عالم کا
تسبیح کرتا ہے سبکو دیکہتا ہے سبکی باتین سنتا ہے لیکن اسکی بات
سمجھ مین نہین آتی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِنْ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ
بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ یعنے ہر چیز تسبیح کرتی ہے لیکن تم تسبیح
اوسکی نہین سمجھتے انسان کامل کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیفہ بنایا خلیفہ
کا حکم تبہی جاری ہوتا ہے جب مخلوق کی بات چیت حرکات
نیک وبد سے واقف ہو ہر چیز کو خطاب کرکے حکم فرمائے وہ چیز
خلیفہ کی بات سمجھتی ہو دیکھو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یومئذ تحدث
اخبارھا۔ جس دن زمین اپنی سب باتون کی خبر دے گی زمین دیکہتی
سنتی ہے مگر بلا اذن خدا کے بولتی نہین قیامت مین جب اذن ہوگا
سب کچھ کہدے گی ایساہی آفتاب بعد غروب کے سجدہ پیش عرش
رب العالمین کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ میرے بندے کیسے تہے
تو عرض کرتا ہے کہ جب مین گیا تو ذکر کرتے تہے اور جب مین آیا تو ذکر کرتے
تہے اب آفتاب کے بعد کو خیال کرکے گوشہ نشینون کے اذکار خفیہ کا
سننا علم غیب نہین ہے اور ایساہی درخت وآسمان بہشت ودوزخ
ہر ایک نیک وبد کو جانتے ہین اور قیامت مین سب گواہی دینگے دوزخ
گنہگار کو اپنی طرف کھینچیگا بہشت نیکو نکو اپنی طرف مقناطیس کیطرح جذب
کرلیگا۔ اسیواسطے حدیث شریف مین آیا ہے مومن کامل پل صراط
سے مثل برق خاطف کے ایک چمک مین گذر جاوینگے بعض تیز اندہی
کی طرح جاوینگے بعضے گہوڑے کیطرح جاوینگے حدیث شریف مین

ہے کہ مومن کہتا ہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ اسی وقت دوزخ
کہتا ہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ نُوْرِ الْمُؤْمِنِ غرض عالم شہادت مین دو
سے دور بہشت ودوزخ ہے کیونکہ بہشت بر آسمان ہشتم ہے جسکا
آسمان عرش ہے اور دوزخ زیر ہفت زمین ہے جب مومن کی آواز
مونہہ سے نکلتی ہے تو دوزخ سنتا ہے اور بہشت والے بہی اسی
طرح سنتے ہین حدیث شریف مین ہے۔ جب عورت اپنے شوہر
صالح کو رات کیوقت تخلیہ مین خفا ہوکر کچھ کہتی ہے تو حوران بہشتی
اوسکی آواز سنکر کہتی ہین اے کمبخت تو اس نیک مرد کا دل نہ دکہا
کہ یہ چند روز تیرے پاس مہمان ہے ہمارے پاس آنیوالا ہے یہ کہنا۔
اور سننا حورون کا اور دیکہنا ہر وقت اور ہر شخص عورت کے ساتھہ سوتا
ہے جو حورین نامزد جس مومن کی ہورہی ہین اوس کی عورت سے
یہی خطاب کرتی ہین اور فرشتے آسمانون کے جب امام وَلَا الضَّآلِّیْن
پڑہتا ہے آمین کہتے ہین خصوصیت کسی آسمان کی نہین حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے جب چاند کو اشارہ انگلی سے کیا تو وہ دو ٹکڑے
ہوگیا ایک ٹکڑا کہڑا رہا دوسرا مشرق کو چلا گیا جب وہ ٹکڑا اپنی جگہ واپس
گیا تو دوسرا ٹکڑا مغرب کو چلا گیا چاند دیکہتا سنتا تہا حکم مانکر انگلی
کا اشارہ سمجہکر شق ہوگیا اسیطرح جس درخت کو حضرت صلے اللہ علیہ و
سلم نے بولایا وہ بولا جس پتھر کو بلایا وہ بہی کلمہ شہادت پڑہتا رہا
اور جب حضرت شتر پہ سوار ہوکر سفر مین رات کو چلتے تو درخت
سامنے والے ہٹ جاتے حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت روان
پر دربار لگائے ہوئے چند ماہ کے سفر سے جنگل ودشت دور دراز
سے آواز چیونٹی کا سننا اور ہنسنا پہر چیونٹی کو خطاب کرنا اوس کا
جواب دینا ظاہر دلالت کرتا ہے کہ پاکون کو دور ونزدیک سے دیکہنا

ومشاهدة الدار الآخرة علماً تخالف العلم غيرة بكثرة المعلومات و
زيادة الكشف والتحقيق ثانيها ان له في نفسه صفة بها تتم بها
الافعال الخارقة للعادة كما ان لنا صفة تتم بها الحركات المقرونة
بارادتنا وهي القدرة ثالثها ان له صفة بها يبصر الملائكة ويشاهدهم
كما ان للبصير صفة بها يفارق الاعمى رابعها ان له صفة
بها يدرك ما سيكون في الغيب فهذه كمالات وصفات ينقسم
كل منها الى اقسام انتهى امام غزالیؒ نے فرمایا نبوۃ مراد ہے
اوس وصف سے جو مختص ہے ساتھ نبی کے اور ممتاز ہوتا ہے
ساتھ اسکے غیروں سے اور نبی مختص ہے ساتھ چار خواص کے ایک یہ
ہے کہ اوسکے ساتھ جانتا ہے حقائق امور متعلقہ ساتھ اللہ کے
اور اوسکی صفات کو اور ملائکہ اور دار آخرت کو ایسا علم کہ جس کے
سبب دوسروں سے ممتاز ہوجاتا ہے ساتھ کثرت معلومات
کے اور زیادتی کشف کے اور ساتھ تحقیق کے دوسرا خاصہ یہ ہے کہ
اوس مین ایک ایسا وصف ہے جس سے معجزات پورے کرتا ہے
جیسا کہ ایک ہماری صفت ہے جسکے ساتھ پوری حرکات ارادیہ
ہوتی ہین اس صفت کا نام قدرت ہے تیسرا خاصہ یہ ہے کہ
اس مین نور ہے جسکے ساتھ فرشتون کو مشاہدہ دیکھتا ہے جیسا کہ بینا
آدمی کیواسطے ایک نور ہے جسکے سبب نابینا سے ممتاز ہوتا ہے۔
(یعنی نبی بینا ہے اور خلقت نابینا) چوتھا خاصہ یہ ہے کہ اسکو نور ہے
جسکے ساتھ عالم غیب مین چیزون کو دیکھتا ہے جو آئندہ ظاہر ہونیوالی
ہین یہ سب خواص، کمالات ہین ان صفات سے بہت اقسام پیدا
ہوتے ہین اور رسول وہ ہے جسکو حکم اظہار اور تبلیغ احکام شرع کا
حضور باریتعالی سے ہوا اور اولوالعزم رسول وہ ہین جنکو حکم جہاد و

قتال کا ساتھ مخالفین کے ہو اور خاتم النبیین وہ ہین کہ کل کمالات،
انبیاء کے، اور کل احکام شرائع کے اور مختصہ کمالات ذاتی و شریعت۔
منزلہ بر خود کے جامع ہو کوئی حکم شریعت کا قیامت تک ہونیوالا
باقی نہ رہجاوے۔ انکی شریعت کاملہ کا کوئی حکم منسوخ نہین ہو سکتا اور
نہ انکی شریعت کاملہ کا کوئی حکم باقی رہتا ہے اور ولی کامل وارث،
۱۲۴۰۰۰ ایک لاکھ چوبیس ہزار علم انبیا کا اور چوبیس ہزار اپنی شریعت
کا جملہ ۱۴۸۰۰۰ ہزار ہے کہ جامع جمیع منازل ولایت کا ہو۔ ظاہر
مین ستو منازہین اتنے ہی درجات بہشت کے ہین اور منازل باطن
کے ایک لاکھ اڑتالیس ہزار ہین مجمل ان منازل کا علم چار قسم ہے
ایک علم لدنی دوم علم نور۔ سوم علم جمع و تفرقہ چہارم علم طبعیات،
عناصر اربعہ و مولدات ثلثہ علم لدنی وہ علم ہے کہ متعلق با مور ذاتیہ
اللہ تعالے کے ہو اور علم نور وہ ہے کہ متعلق با نوار جمیع ملائکہ ہو۔ اور
جمع و تفرقہ وہ ہے کہ متعلق بجملہ احکام ایجاد عالم امکان کے ہو لوح
محفوظ اس علم کا ایک شعبہ ہے اور علم طبعیات وہ ہے کہ متعلق۔
بکائنات، عالم دنیا کے ہو یہ علم ارذل العمر ہے۔ کیونکہ متغیر بتغیر معلومات
ہوتا رہتا ہے یہ علوم خاصہ اس امت مرحومہ کا ہے ان سے پہلے کسیکو
یہ علم نہین ہوا یہ ولی کامل چہار عالم شہادت پر قائم ہے کل عالم کو
زیر نظر رکھتا ہے عالم شہادت عالم وجود کا نام ہے اور عالم غیب،
عالم معدوم کا نام ہے جیسا کشاف مین تفسیر عالم الغیب والشہادۃ
لکھا ہے۔ اور عالم غیب دو قسم ہے ایک غیب برزخی جو درمیان
غیب مطلق و عالم شہادت کے ہے جو چیز عالم شہادت سے غائب
ہوجاتی ہے اوسکی صورت عالم برزخ مین رہتی ہے علم غیب مطلق
وہ ہے کہ جو عالم برزخ سے بالا ہے وہ خاصہ الٰہی ہے اس غیب مطلق

کو رسول مرتضیٰ پر ظاہر کرتا ہے فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من
ارتضیٰ من رسول فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصداً
یعنے غیب خاص اپنا کسی پر ظاہر نہین کرتا مگر اوس رسول پر جسکو
پسند کر لیا ہو اسطرح ظاہر کرتا ہے کہ ارد گرد اسکے فرشتے حفاظت
کیواسطے بھیجتا ہے یعنے درمیان اللہ تعالےٰ کے اور رسول مرتضے کے
کوئی واسطہ نہین فرشتے ارد گرد اس نور کے ہوتے ہین جطرح فوج
حلقہ باندہے ہوئے گرد بادشاہ کے ہوتی ہے - یہ ملائکہ اس نور نازل
کے محافظ ہوتے ہین کہ شیطان کا خیال اندر نہ آوے اسواسطے کہ
اس نور نازل ہین سعادت عظمی مخلوق کی ہے علوم حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی حد نہین جیسے خود خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے وقل رب
زدنی علما کہہ اے حبیب میرے اے میرے رب مجھکو علم زیادہ
دے حضرت کا علم حقائق اور معرفت کا ہر وقت زیادہ ہوتا جاتا ہے
کسی حد پر ٹھیرتا نہین علم شریعت کا ختم ہو گیا اوسکی زیادتی غیر ممکن ہے
مگر علم حقیقت کا اور معرفت الٰہیہ کا ہر وقت ترقی پر ہے جو شخص
حضرت کے علم کی حد اور نہایت کا قائل ہو وہ مخالف حکم قرآن
کا ہے - فتوحات مکی جلد دوم باب ۷۳ جواب - سوال اول
۱۵۵ ز سوالات حکیم محمد علی ترمذی - باب الحادی والعشرون و
ثلثۃ مائۃ جلد ثالث - العالم عالمان محسوس وغیر محسوس
اول عالم شہادت دوسرا عالم غیب بعض اوقات غائب بعض
اوقات محسوس ہوتا ہے وہی عالم شہادت ہے پس علم غیب وہ
ہے جو مطلقاً محسوس نہو عقلاً یا اخباراً معلوم ہو - مدرک عالم شہادت
حس ہے - یہ مخصوص بغیر اللہ ہے کیونکہ صاحب حس عالم بالحواس
سے پاک ہے - مدرک عالم غیب کا علم ہے بالذات اہل طریقت بر

لازم ہے کہ علاقہ ذاتی ساتھ اللہ کے رکھے - اسکا نام عبودیت ہے
اور یہ ملک لا یزال ہے اور یہ عبد عالم برزخ پر قائم ہوتا ہے۔
برزخ عالم موہوم ہے دوم مابین غیب اور شہادت کے ہے
جو چیز عالم غیب سے عالم شہادت مین آنیوالی ہے یہ عبد قائم
اوس کا عالم ہے (جیسا کہ نبی کے خواص مین بیان ہوا) اور جو چیز عالم
غیب سے عالم شہادت مین آتی ہے پھر فنا ہو جاتی ہے پھر عالم
برزخ مین جاتی ہے اوسکا رجوع نہین جیسے اعراض کہ متجدد بالامثال
ہوتی ہین جہان سے یہ چیز آئی تھی وہ غیب امکانی تہا ظاہر ہو کر غیب
محالی مین داخل ہو گئی (یہ مسئلہ بڑا مشکل ہے) علمائے ظاہر و باطن
اسپر متفق ہین کہ عالم شہادت ہر وقت فنا ہوتا ہے اور نیا وجود اسکو
لگتا ہے مگر سرعت فنا اور ظہور سے چیز کا بقا معلوم ہوتا ہے جیسا
بتی روشن کو پھرا دین تو ایک آگ کا دائرہ معلوم ہوتا ہے - دراصل ایک
بتی ہے کہ ہر جگہ پھرتی جاتی ہے - ایسے ہی عالم شہادت بالاعراض
عند العلماء ظاہر و بالجواہر عند الشیخ اور کوئی نہین جانتا کہ یہ متجدد ہے یا
باقی ہے عوام باقی جانتے ہین -
جب عبد اس مقام پر قائم ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ اوسکو اپنے قبضے
مین کر لیتا ہے مابین غیب اور شہادت کے قائم رہتا ہے - اور
یہ مقام صدیق اکبر رضی کا ہے یعنے اہل مشاہدہ کا - اور یہ واقف دونو
غیبون یعنی غیب محالی و امکانی پر مطلع ہوتا ہے - علم حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کا محیط سب مخلوقات کو جب حضرت صلعم معراج
شریف مین حضور مین پہنچے - اللہ تعالےٰ نے فرمایا اتدری یا محمد فیما
یختصم الملاء الاعلیٰ اے محمد کیا آپ جانتے ہو کہ فرشتے مقرب
کس بات مین بحث کرتے ہین - حضرت نے عرض کیا مین نہین

جانتا ہیں اللہ تعالےٰ نے ہاتھ قدرت کا حضرت کے دونون شانون مین
رکھا۔ اوسکی سردی اور نور دل مین حضرت کے آلیا۔ زمین و آسمانون
کی چیزین روشن ہوگئین پس اللہ تعالےٰ نے فرمایا یا محمد جانتے ہو۔
فرشتے مقربین کس بات مین جھگڑ رہے ہین عرض کیا کفارات و درجات و
منجیات و مہلکات مین ایک دوسرے سے پوچھتے ہین کہ گناہون کا کفارہ
کیا عمل ہے اور درجات ترقی کا کیا عمل ہے۔ اور بہشت کی جانب
سے کیا عمل روا آتا ہے۔ اور دوزخ کی جانب سے کون سا عمل بھجاتا ہے
جواب کسی کو نہین آتا ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تم سب کے جواب دیدو
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سب کے جواب دیئے فرشتون نے سن لیئے۔
یہ انکشاف ظاہر باطن کیسا وسیع ہے۔ اس سے بہر وقت ترقی علم درجات
ہے۔ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى یعنی جو حالات آئندہ ہو پہلے
سے تمہارے واسطے اچھی ہے۔ شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر مین لکھتے
ہین۔ حتیٰ کہ کوئی صفت بشریت کی آپ مین نہ رہیگی سب صفات
باری تعالیٰ کے ہو جاوینگے جب صفات باری تعالےٰ کے ساتھ موصوف
ہوئے تو دیکھنا سننا حضرت کا بعینہ دیکھنا سننا خدائے تعالےٰ کا ہے
اور نیز شاہ عبد العزیز صاحب در تفسیر وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا
کے لکھتے ہین کہ حضرت بنور رسالت امت کے اعمال
ظاہری باطنی اور تفاوت
اعتقادات دیکھتے ہین۔ اور حدیث تُعْرَضُ عَلَيَّ اَعْمَالُ اُمَّتِيْ یعنے
امت کے عمل میرے سامنے پیش کیے جاتے ہین عمار یا سر راوی ہے کہ روز
مرہ حضور مین حضرت کے اعمال امت پیش ہوتے ہین۔ اور ہر ایک
امتی کو حضرت پہچانتے اور دیکھتے ہین۔ اصل اصول اس مسئلہ کا یہ
ہے کہ حضرت موصوف بصفات ہین جسطرح اللہ سے کوئی

چیز مخفی نہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی مخفی نہین۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ
سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ کی تفسیر مین شیخ محی الدین عربی قدس سرہ لکھتے ہین۔
یہ سات صفات باری تعالیٰ کے حضرت کو دو دفع عنایت ہوئے
ایک دفع مقام قلب مین دوسری دفع مقام روح مین۔ وَالْقُرْاٰنَ
الْعَظِيْمَ کی تفسیر فرمائی ہے کہ نور الٰہی مقرون بجمیع اسماء و صفات
ہے یہ ظہور حضرت کو دیا گیا۔ اور علاوہ اسکے صحابہ کرام غزوات شام وغیرہ
مین یہ ہے سنت صحابہ کی امت پر واجب العمل ہے۔ کہ سب صحابہ
بروقت حملہ بر اعداء یَا مُحَمَّدُ اَمِتْ اَمِتْ یَا مَنْصُوْرُ اَنْزِلِ النَّصْرَ
یعنی اے محمد کفار کو مارو اے حضرت منصور نصرت اتارو۔
دیکھو اس ندا مین تین باتین ثابت ہین۔ حضرت کا حاضر جاننا بعد
وفات شریف کے ندا کا سننا اور امداد کرنی جو شخص اس بات کا منکر ہے
وہ قرآن شریف کا منکر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ مہاجرین و انصار
کی تعریف فرمائی۔ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ یعنے تم سب مخلوقات سے اچھے ہو
نیکی کا امر کرتے ہو بدی سے ہٹاتے ہو خدا انسے راضی وہ خدا سے راضی
جو جماعت صحابہ کا منکر ہو اور انکے فعل کو ناجائز سمجھے وہ کافر مطلق ہے۔
اہل اسلام پر اتباع صحابہ کرام کا فرض العین اعتقادی و ایمانی ہے۔
جس کا اعتقاد مطابق اعتقاد صحابہ کے نہین وہ جہنمی ناری ہے۔ اور
معاملات اطلاع دینا حضرت کی صحابہ کرام کو در معاملہ [illegible]
صاحبہ قلعہ ماردین کہ جسکا [illegible] کا [illegible] ہو چکا تھا اور اسکا بیٹا تھا
مسمی محمود جب امیر معاویہ [illegible] کے پاس آئی اور ظاہر کیا
کہ مین مسلمان ہو گئی ہون۔ اس کا منشا تھا کہ اس فریب سے ایک
سو اصحاب کبار قلعہ مین لے جاؤن اور وہان انکو محبوس کر کے
پھر مطالبہ کرون کہ محمود [illegible] بیٹا [illegible] عابد یوسیان کے

عوض دیدو۔ تب چھوڑون گی۔ امیر عیاض ابن غانم نے جواب
دیا کہ یہ تیرا فریب ہے۔ تیرا منشاء دلی یہ ہے جو مذکور ہوا۔ اور
دراصل عمود تیرا بیٹا ہے۔ فلانے پادری کا نطفہ ہے جب متولد
ہوا تو تمنے جنگل مین کپڑون مین لپیٹ کر کچھ جواہرات اوسکے پاس
رکھکر پتھر کے ستون پر رکھ دیا بعدہ وزیر پادشاہ شہریار کا تیرے
باپ کے پاس جاتا تھا۔ لڑکے کی آواز سنکر سوار بھیجا دیکھو کیا ہی
سوار نے کہا آدمی کا نو پیدا بچہ ایک جھولے مین پڑا ہے وزیر نے
اٹھوا کر بہ حفاظت تمام شہریار کے پاس بھیجا۔ پادشاہ لاولد تھا۔
اوس نے بیٹا بنایا۔ جب جوان ہوا۔ تو امراء نے یہ تجویز کی کہ بار یہ
کے ساتھ اسکا نکاح ہو۔ ماریہ کسی زوج کو پسند نہین کرتی تھی
اور اس لڑکے کا نام عمود رکھا تھا۔ کہ پتھر کے عمود سے اٹھایا گیا
خیر جب ماریہ کو عمود کی حسن جوانی اور لیاقت کی خبر ہوئی تو نکاح
پر راضی ہوئی۔ نکاح مین مہر یہ ٹھہرا کہ اتنے لاکھ اشرفی اور بیس صحابہ
کرام قربان گاہ مین ذبح کرے عمود صحابہ کے گرفتار کیواسطے ساٹھ
ہزار لشکر لیکر مسلمانون کی فوج کی طرف چلا۔ جاسوسون نے امیر
عیاض کو خبر دی۔ کہ عمود اس ارادے پر فوج لایا اور اس جگہ اترا ہے
امیر عیاض نے امیر خالد بن ولید کو دو ہزار سوار دیکر بھیجا۔ امیر خالد بن
ولید نے دو ہزار فوج کے چار ٹکڑے کیے پانچسو مین کی طرف اور پانچسو
یسار کی طرف اور پانچسو پیچھے اور آپ پانچسو ہمراہ لیکر دشمن کی فوج کے
پاس گئے اور گھوڑے دوڑائے۔ دشمن کی فوج بیدار ہو کر لیس ہو گئی
امیر خالد نے ایک جرنیل کافر کو قتل کیا اور عمود کو گرفتار کر لیا۔ باقی
فوج بھاگ گئی۔ یہ قصہ سنکر ماریہ نے اپنے شوہر کے چھوڑانے
کیلئے یہ حیلہ بنایا کہ مین امیر عیاض کے پاس جاکر اسلام لاؤن اور

کہون کہ سو سوار دو قلعہ مین لیجا کر باپ کے قلعے کو فتح کرادون۔ امیر
عیاض نے جواب دیا کہ تیرے دل مین فریب ہے تو سوچی ہے کہ اس
فریب سے اپنے شوہر کو چھوڑاون دراصل وہ تیرا بیٹا ہے۔ اوس نے
کہا دکھاؤ دکھایا تو جو نشان لڑکے پر دیکھے تھے بعینہ پائے۔ ایک کان
لمبا دوسرا نشان خال سیاہ دیکھکر ہان بیٹا کہلے لگکر روئے اور مسلمان
ہو گئے ماریہ نے امیر عیاض سے پوچھا یہ خبر تمکو کس نے دی ہے کہ میرا بیٹا
ہے۔ کسی فرد بشر کو اس کی خبر نہین تھی۔ امیر عیاض نے فرمایا کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم یہ سب قصہ مجھکو تیرے آنے سے پہلے فرما گئے ہین
کہ یہ عمود فلانے پادری کا نطفہ ہے۔ ماریہ نے اوس سے حرام کا
نطفہ لیا اور اس ارادہ پر آئی ہے۔ کہ حیلے سے صحابہ کو باپ کے قلعہ
مین لیجائے۔ اور قید کر کے بعوض عمود چھوڑے یا نہ چھوڑے مگر
عمود کو قید سے چھوڑا لے یہ بات سنکر ماریہ اور عمود مسلمان ہو گئے
پس یہ اندرونی خبر دینی حضرت کی عالم شہادت سے مخفی ہے جسکو
غیب کہتے ہین۔ ایسا ہی انطاکیہ کے محاصرہ مین جب صحابہ کرام گئے
تو فلیطانوس شاہ رومتہ الکبریٰ مسلمان ہونے کو صحابہ کرام کی فوج
مین شام کیوقت آتا تھا۔ حضرت یوقنا ملے باہم باتین کرتے تھے۔
یوقنا نے کہا تم کہان جاتے ہو بولے کہ حفاظت کیواسطے گشت کرتا
ہون۔ یوقنا کو اس نے کہا سنا ہے کہ تم مسلمان ہو گئے تھے پھر بادشاہ
روم کے پاس کیسے آگئے۔ یوقنا بولے ہان اسلام لایا تھا۔ مگر اخلاق
مسلمانون کے پسند نہ آئے۔ اسیواسطے بادشاہ روم کے پاس آیا
ہون اور دراصل یوقنا فریب کرنے کو آئے تھے۔ دل مین مسلمان
تھے۔ فلیطانوس نے کہا مسلمان اچھے ہین اسلام اچھا ہے سب
دینون سے دین اچھا ہے سب بادشاہون سے مسلمان اچھے ہین

یوقنا نے کہا تمہاری کلام سے ایمان معلوم ہوتا ہے خالد بن ولید نے کہا ہاں میں اب مسلمانوں کی فوج میں جاتا ہوں انکے امیر کے پاس اسلام ظاہر کروں۔ ابھی یہ دونوں آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ حضرت ابو عبیدہ جراح امیر لشکر کا سوار آیا کہ امیر کا حکم ہے کہ خالد بن ولید اسوقت نہ آویں۔ کل میں جنگ میں کفار کو پیچھے سے مارتا ہوا یوقنا کے ساتھ فتح کر کے آوے۔ اس وقت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے ایمان کی اور آنے کی اور باہم اوسکے اور یوقنا کے کلام کرنیکی موقع خاص کی خبر دی۔ یہ عالم شہادت ہے اس عالم شہادت کو تاریکی شب کی نہیں روکتی حضرت اور حضرات کے خواص امت کا خاصہ ہے کہ رات دن برابر ہے اور نزدیک دور برابر ہے۔ زمین کے نیچے تحت الثریٰ سے قاب قوسین تک برابر مشاہدہ فرماتے ہیں۔ جیسا خواجۂ خواجگان خواجہ معین الدین اجمیری قدس سرہٗ جب خواجہ عثمان ہرونی کی خدمت میں بیعت کی۔ تو آپنے فرمایا۔ تین روزے رکھ اور ہزار دفعہ سورہ اخلاص پڑھو اور سورہ بقر پڑھو جب پڑھ چکے فرمایا میری دو انگشتوں کے درمیان دیکھ آسمان کی طرف انگشتان بالا کر کے فرمایا اوپر دیکھ۔ دیکھا تو قاب قوسین تک نگاہ گئی۔ دونوں انگشت نیچے کر کے فرمایا۔ اب دیکھ۔ دیکھا تو تحت الثریٰ تک نظر گئی پوچھا۔ کہاں تک دیکھا۔ عرض کیا۔ کہ تحت الثریٰ سے قاب قوسین تک فرمایا۔ اب کام تمہارا شروع ہو گیا۔ بعدہ ۲۰ سال صحرا میں خواجہ کے ساتھ رہے تکمیل ہوئی ولایت گھڑی گھڑی پس جو کچھ دل میں آتا ظہور پاتا۔ ایکدن خواجہ اجمیری نے حضرت حمید الدین ناگوری کو فرمایا تمہیں کیا سبب چون بچہ بدنیا ورده بودیم۔ ہر چہ میخواستے می شدی۔ چون بچہ بابر آوردیم۔ حاجت گفتن باشد۔ خواجہ حمید الدین

نے عرض کیا کہ مریم علیہا السلام پیش از ولادت عیسیٰ علیہ السلام ہر ایک سب میوہ جات بلا طلب حاضر پاتیں جب ولادت عیسیٰ علیہ السلام کی ہوئی تو کھجور خشک کو ہاتھ سے ہلانیکی حاجت پڑی کہ ہلاوے تو کھجور مینہ گرے۔ سلسلہ اسباب اور تجرید میں اتنا فرق ہے تجرید میں خیال کافی ہے سلسلہ اسباب میں ترتیب اسباب کی حاجت ہے خواجہ صاحب نے فرمایا۔ خوب گفتی شیخ ابن عربی فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ظہور شمسی کا ہر وقت میں ہونا ہے سیکھا مجھکو کبھی رات نظر نہیں آئی۔ روز و شب روشن ہے۔ اور حضرت غوث پاک کا کہنا کہ یہ قدم ولایت کا حضرت نے اٹھایا وہاں میں اپنا قدم رکھا۔ مگر قدم نبوت مستثنیٰ ہے حضرت کے مشاہدات غوث پاک کے مشاہدات ہیں وراثۃً غوث پاک نے فرمایا یا معشر الْاَنْبِیَاءِ اُوْتِیْتُمُ اللَّقَبَ وَاُوْتِیْنَا مَالَمْ تُؤْتَوْہُ یعنی اے جماعت انبیاء کی تمکو لقب دیا گیا ہے ہمکو وہ چیز دی گئی ہے کہ تمکو نہیں دیگئی یعنی علوم ظاہر و باطنی کے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر وارد ہوئے انکے ہم وارث ہیں جیسا خادم وزیر کا پاس وزیر کے حاضر ہے اور وزیر بادشاہ سے ہم کلام ہوتا ہے تو یہ سب اسرار وزیر اور بادشاہ کے سنتا ہے دوسرے نواب و امرا اپنے اپنے مناسب پر کھڑے ہیں وہ کچھ نہیں سنتے انکے پاس حکم تحریری جاتا ہے اوس حکم کو اپنی اپنی ولایت میں جاری کرتے ہیں نام انکا نائب السلطنت ہے اس خادم کا نام کوئی نہیں مگر جو اسرار و رموز بادشاہ اور وزیر کے ہیں وہ اس کے دل میں ہیں اونکا حافظ ہے اسکا نام ولایت ہے اور ان تحریری فرمانوں کا نام نبوت اور رسالت ہے انکا جاری کرنیکا حکم ہے اور خادم کو پوشیدہ رکھنے کا حکم ہے اسیواسطے نبی اور رسول پر اظہار معجزہ واجب ہے

اور ولی پر اخفا کرامت فرض ہے جو ولی کرامت کو ظاہر کرتا ہے وہ
باذن اللہ کرتا ہے نبی اور رسول کو اذن ہو چکا اسیواسطے حکم ہے کہ شفاعت گنہگاران
کی بلااذن رب کوئی نہین کرسکتا او حضرت کو ہو چکا اب دنیا مین اور عالم برزخ
مین شفاعت کرتے ہین جسکا نام استغفار ہے اللہ نے فرمایا واستغفر لہ یعنی
امت کیواسطے پردہ پوشی کی دعا مانگو۔ جو امر الٰہی ہوا اسکا بجالانا فرض ہے
جو فرض ادا کیا جاوے اسکی قبولیت مین شک کرنا کفر ہے کیونکہ جب اللہ تعالے
نے اول منظور کر لیا تب حکم بجا آوری کا فرمایا جو شخص احکام الٰہی پورے بجالاوے
تو انکی منظوری مین شک نکرے اسیواسطے اللہ تعالے نے فرمایا ادعونی استجب
لکم تم کچھ مانگو مین دونگا اور عبادت کرو مین قبول کرونگا جتنی کرامات اولیا
کے ہین سب عبادات اور دعا کا نتیجہ ہین اب مردی کو زندہ کرنا یا مٹی کو سونا کرنا
یا ہڈی کو جانور بنا دینا یہ سب کام خدا تعالے کے ہین ولی کی دعا ہی دعا ہے
اللہ تعالے نے فرمایا حکایت از ابراہیم خلیل علیہ السلام واللہ خلقکم وما
تعملون یعنی اللہ نے تمکو پیدا کیا اور تمہارے کاموں کو پیدا کیا نیت اور ارادہ
بندہ کا فعل کام خدا کا او حضرت غوث اعظم نے دعا کی اللہ تعالے سے کشتی
غرق شدہ کو مع اہل کشتی زندہ دریا سے نکال دی اسمین اعتراض شرعی نہین
کیونکہ دعا کام بندہ کا ہے قبول کرنا کام خدا تعالے کا ہے اسمین انکار کرنا
موجب انکار قدرت الٰہی کا ہے۔ ایسا ہی دور سے دیکھنا اور سننا دعا
کا ساتھ ایجاد اللہ کے ہے آدمی کوئی کام خود نہین پیدا کرتا خالق الافعال
اللہ تعالے ہے فقط بندے کی کرامت اتنی ہے جو ارادہ کرے اوس کی
مطابق اللہ تعالے وہ چیز پیدا کر دیتا ہے منکرون کا انکار ارتداد ہے یہ لوگ مرتد
ہین کہ خدا تعالے کو خالق الافعال نہین جانتے ولی اور نبی کو خالق الافعال
سمجھکر شرک بتی سے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآن شریف صحابہ کو
سمجھایا تو سب یقین کر گئے کہ بندہ کا سب افعال ہے اور خدا تعالے خالق ہے

سو الافعال۔ پس اعتراض منکرین کا جو ہے اصل تھا مثل اندھیاری رات کے۔ بوقت طلوع آفتاب دور ہو گیا۔ تمام شد باقی آئندہ انشاء اللہ +